

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۲

نمبر ۷ جلد ۶ | لودیانہ ۱۴ فروری ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اعلان

مخ التواریخ

مفت لٹ رہا ہے جواہرات کا ڈھیر

اب بھی شایقیں نہ لیں تو ہے اندھیر

ایک نہایت عمدہ اور طلبہ امتحان دہندگان مدارس سرکاری کے واسطے پنڈت گنڈا سنگھ صاحب مدرس علم تواریخ و جغرافیہ نے تواریخ جس میں اول سے آخر تک سب کچھ لکھا ہے معہ سوال و جواب کے تالیف کرکے چھپوائی ہے۔ اگر کسیکا کیسا ہی حافظہ خراب ہو توبھی ایک دفعہ کے مطالعہ سے طالب علم کے یاد دے سوالات رہسکتے ہیں نو جز کے قریب ضخامت ہے موازی ۱۲ قیمت معہ محصول قرار پائی ہے جس صاحب کو درکار ہو اس پتہ سے منگالیں۔ لودیانہ۔ ہائی اسکول پنڈت گنڈا سنگھ صاحب ماسٹر ہائی اسکول +

غزل یکے نجات جو مبتلا حیرت

معاذ اللہ کیا منکر سے ہو تردید عیسیٰ کی
خدا اُس میں خدا میں وہ یہہ ہے توحید عیسیٰ کی

خدا بخشے اگر ایمان کی آنکھیں تو لازم ہے۔
کرے چشم تمنا سے ہمیشہ دید عیسیٰ کی

الٰہی تو مجھے دل ایسا متحمل عنایت کر۔
کہ جو ہر طرح سے کرتا رہے تقلید عیسیٰ کی

مدد ہوتی ہے روح القدس کی بھی آدمی پر جب۔
کہ کچھ لطفِ خدا ہو اور کچھ تائید عیسیٰ کی

خدا کی شان کا پردا ہی پر وہ جبکہ باقی ہو۔
تو پھر انسان ہو کر کیا کرے تمجید عیسیٰ کی

جو ہو مشتاق بخشش بے تکلف میرے پاس آئے۔
گنہگاروں کے حق میں ہے یہی تاکید عیسیٰ کی

جو ٹھہری عاصیوں کی مغفرت مصلوب ہونے پر۔
تو اپنی جان تک دیدی خوشا تمہید عیسیٰ کی

جو دل سے دور ہیں وہ دور ہی ہونگے وہاں پر بھی۔
کرینگے پاس سے ہم دیکھ لینا دید عیسیٰ کی

مسلمانو ذرا انصاف سے قرآن کو دیکھو
کہ ثابت سورۂ مریم سے ہے تولید عیسیٰ کی

اگر قرآن کو ایمان سمجھے ہو تو لازم ہے۔
تعصب چھوڑ کر دل سے کرو تقلید عیسیٰ کی

رہو اے میر تم بھی تارک الدنیا زمانے میں۔
ہمیشہ یاد کرکے حالتِ تجرید عیسیٰ کی

نورافشاں

—— ہفتہ حال کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی قسطنطنیہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ اِس جنگ کو نو ماہ سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا جو شروع ہوا تھا اور روسی دریائے ڈینیوب سے پار اوترے تھے یعنے اخیر جون میں روسی دریائے ڈینیوب کو عبور کرکے سلطنت عثمانیہ میں داخل ہوئے تھے شروع شروع میں روسیوں نے ایسی ہزیمتیں اُٹھائیں

تھیں کہ خبر لحاظ کرنے سے گمان ہوتا تھا کہ سلطنت عثمانیہ جلد فتح نہ ہوگی مگر جب روسیوں نے اُڑا لالیا تو یکایک یہہ خبریں گوش زد ہوئیں کہ آج روسیوں نے فلان مقام پر قبضہ کر لیا ہی آج رومیوں کی اسقدر توپیں چھین لی ہیں آج بہ تعداد کثیر ترکی سپاہی قید ہو گئے۔ آخر یہہ خبر سُننے میں آئی کہ قلعہ پلونا اور عثمان پاشا جو تمام جنگ کا دار و مدار تھا فتح و قید ہو گئے۔ جب ہی ہمنے لکھدیا تھا کہ بس اب ترکی کا خاتمہ ہوا +

جو تار برقی ۷ فروری کو لنڈن سے آئی جسکا مضمون یہہ تھا کہ آج روسی قسطنطنیہ میں داخل ہو گئے تو تمام شہر لنڈن اور پارلیمنٹ میں اُس سے ایک قسم کی گھبراہٹ ہو رہی ہی اور اگرچہ پیشتر پارلیمنٹ اِس بات سے راضی نہیں ہوئی تھی کہ ساٹھہ لاکھہ پونڈ یعنے چھہ کروڑ روپیہ برائے جنگ و انتظام حدود کے منظور کرے مگر جب یہہ تار خبر پہونچی تو سب ممبران پارلیمنٹ نے خوشی سے چھہ کروڑ روپیہ کی منظوری دیدی +

اگرچہ روسیوں کی طرف سے ایک تار برقی پہونچی ہی کہ ہم خاص شہر قسطنطنیہ میں داخل نہیں ہوئے بلکہ شہر کے ارد گرد کے قلعوں پر قابض نہیں تو بھی انگلنڈ والوں کو کامل تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اہل روس شرائط صلح کے موافق عنقریب تمام بندر اُس سمندر کے جو سلطنت عثمانیہ و روس کے متعلق ہیں اپنے قبضہ میں کر لینگے۔ اور پھر بحری فوج کا سامان درست کر کے کچھ عرصہ بعد شاید ڈارڈنیلز کے راستہ سے آنکر نہر سویز اپنے قبضہ میں کر لیں جس سے ہندوستان کا راستہ وے بآسانی سے بند کر سکتے ہیں +

ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خیال ایک وہمی خیال ہی کیونکہ اگر روس کامل کوشش کرے تو بھی بیس پچیس برس تک بحری فوج کا اسقدر سامان نہیں کر سکتا جسقدر کہ اب انگلنڈ والوں کے پاس موجود ہی +

—— امریکہ میں ۱۸۷۰ء میں ۵۰۰۰ اخبار جاری تھے جنکے ۰۰۰۰۰۰۰۵۰۰ ۱ پرچہ ہفتہ وار شایقین کے پاس پہونچتے تھے +

یقین ہی کہ اُس مہذب اور تعلیم یافتہ ملک میں اب اور بھی اخبارات ترقی پر ہو گئے۔ افسوس ہی اِس ہندوستان میں تا حال ترقی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی بعض بعض اخبار تو بس ہی چھہ مہینے تک چلکر اپنے قدر دانوں کی ناقدری سے بند ہو جاتے ہیں اور بہت سے عدم وصولیت قیمت اخبار ترقی نہیں پکڑتے پس جہاں یہہ صورت ہو تو اخبارات کی ترقی ہو چکی +

—— ایک شخص جو شاہ عالم بادشاہ دہلی کا منشی تھا وہ سب سے پہلے ہندوستان سے انگلنڈ میں گیا تھا اُسنے وہاں جاکر اُس ملک کے حالات دریافت کئے اور پھر یہاں آنکر اُن تمام حالات کی کتاب فارسی زبان میں تیار کی تھی وہ کتاب کسیطور سے آکسفورڈ کی یونیورسٹی میں پہونچ گئی اب تجویز ہی کہ اسکا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جاوے بعد ترجمہ کے وہ شایع ہوگی +

یقین ہی کہ اُس کتاب کے مطالعہ سے اُسوقت کا چال ڈھال و طور طریقہ وغیرہ بخوبی دریافت ہو سکیگا کہ انگلنڈ میں اُسوقت کیا صورت تھی اور یہہ بھی معلوم ہوگا کہ اہل ہند اسطرح کا خیال رکھتے تھے +

—— ۴ فروری کو تار برقی سے ظاہر ہوا کہ شاید انگلنڈ و روس میں کچھہ نا اتفاقی نہو جاوے کیونکہ جبکہ روسیوں نے یہہ کہا ہی کہ انگلنڈ کی بحری فوج کے آہنی جہاز ڈارڈنیلز میں آتے ہیں تو ہم اپنی فوج قسطنطنیہ میں داخل کرینگے پس جبکہ ایسا خیال ہی تو یہہ بھی گمان ہو سکتا ہی کہ شاید نا اتفاقی پیدا ہو جاوے +

بقیہ محمدیونکا یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ یہودیوں اور مسیحیوں کے ہاتھوں بدلگئی ہیں سو بالکل بیدلیل اور باطل ہی

اور سورہ مایدہ کی آیت ۷۶، ۷۷، میں یوں لکھا ہی

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

یعنے تحقیق وے لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ یقیناً خدا مریم کا بیٹا مسیح ہی حالانکہ مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل تم بندگی کرو خدا کی جو میرا اور تمہارا پروردگار ہی تحقیق کہ جو کوئی خدا کے ساتھہ شریک کرے اُسکو خدا بہشت سے محروم رکھیگا اور اُسکی جگہہ دوزخ ہوگی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ یقیناً وے لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ تحقیق خدا تیسرا ہی تینوں میں سے حالانکہ سوائے ایک خدا کے کوئی خدا نہیں ہی۔ اگر وے اُن باتوں سے باز نہ آویں جو کہتے ہیں تو اُن لوگوں پر جو کافر ہیں سخت عذاب پڑیگا۔ ظاہر ہی کہ قرآن میں یہہ آیات مسیحوں کی رسوائی کے لئے لکھی گئیں کہ وے ذات الٰہی کی توحید در تثلیث اور یسوع مسیح کی الوہیت اور ابنیت پر ایمان رکھتے تھے۔ اسی ایمان کے سبب محمد نے ذات الٰہی کی تثلیث کی تحقیر کے لئے محمدی اسطرح کی بیہودہ گوئی کرتا ہی +



انکو لعنت و ملامت کرنا مناسب جانا اور یہہ دلیل قطعی ہی کہ محمد کے وقت سے پہلے مسیحی کلیسیا کا ایمان ایسا ہی تھا۔ پس چونکہ یہی مسایل اسوقت بھی مسیحوں میں مانے جاتے ہیں بلکہ انجیل سے صاف صاف ظاہر کئے گئے ہیں لہذا واضح ہی کہ جو جھوٹی روایت محمدیوں میں مشہور ہی اُسکے برخلاف ثابت ہوتا ہی کہ کتاب انجیل کبھی بدلی نہیں گئی وہ جیسے حواریوں کے وقت میں تھی ویساہی اب بھی ہی بلکہ قیامت تک ایسی ہی رہیگی کیونکہ دیکھو متی کے باب ۲۴ کی آیت ۳۵ میں خداوند مسیح خود فرماتا ہی کہ آسمان اور زمین ٹل جاینگے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی ❊

اس مقام پر جو جو گواہیاں دی گئی ہیں انکو دیکھکر ممکن نہیں کہ کوئی فہمیدہ اور بے تعصب آدمی اور دلیل کا طالب ہو۔ اگر زیادہ درکار ہوں تو بہت سی باقی رہتی ہیں اُن میں سے صرف ایک پر ہم کفایت کرتے ہیں۔ وہ یہی بات یہہ ہی کہ کُتبِ مُقدسہ کی ایک نقل جو ہجری سنہ سے ڈھائی سو برس پہلے کی گئی تھی ابتک شہر روم میں باقی اور موجود ہی۔ اور ایک دوسری نقل بھی جو نقل مذکور کے برابر پرانی ہی بلکہ کوہ طور کی خانقاہ سے لائی گئی باقی ہی جسکا ایک حصہ شہر لپسک اور دوسرا حصہ شہر سینٹ پیٹرس برگ میں محفوظ رکھا ہی۔ اور تیسری نقل جو ہجری سنہ سے دو سو برس پہلے لکھی گئی تھی شہر لنڈن میں بحفاظت رکھی ہی یہہ پرانے نسخے مقابلہ ہوکر باہم کر ہوتو اور مطابق ہیں بلکہ اُن نسخوں کے ساتھ جو ہجری سنہ کے بعد لکھے گئے اور انکے ساتھ بھی جو اب مسیحوں میں مروج ہیں بالکل موافقت اور مطابقت رکھتے ہیں۔ اس بات کی صداقت کی بابت جو کوئی محمدی اُن کتب خانوں میں حاضر ہوکر جہاں وے نسخے رکھے ہیں جلد قایل ہوسکتا ہی اگر کوئی پوچھے کہ اتنی صدیوں تک کتابوں کا محفوظ رہنا کیونکر ممکن ہی تو اسکا جواب یہی ہی کہ وے نسخے رسمی کاغذ پر نہیں بلکہ پوستین کاغذ پر لکھے ہیں جسکی خاصیت نہایت سخت اور پایدار ہی اور یہ نسخے مُقفل صندوقوں میں انہوں نے اپنی خانقاہوں میں محفوظ رکھے ہیں۔ پس بے اعتراض ثابت ہوا کہ یہودیوں اور مسیحوں کی کُتبِ مقدسہ کسی وقت متغیر نہ ہوکر آج کے دن تک بمضمون اصلی برقرار ہیں اس سبب سے اِس مضمون کے ناظرین کو نہایت ضرور ہی کہ اُس بات کو یاد رکھے جو ہمنے آگے ہی ظاہر کی ہی کہ توریت اور انجیل کی جُدی جُدی کتابیں بالاتفاق مشہور کرتی اور گواہی دیتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو راہ انسان کی روحانی نجات کے لئے مقرر کی ہی سو صرف قربانی اور خون بہانے کے وسیلہ سے ہی۔ اور دیکھو ہم دوبارہ دوہرا کر پورا یقین رکھکر کہتے ہیں کہ کُتبِ مُقدسہ میں نجات کی اور کوئی راہ نظر نہیں آتی اگر کوئی محمدی اس بات کا منکر ہو تو ہم اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آپ اُن کتابوں میں دوسری راہ دکھاوے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ توریت کے احکام کئی ایک باتوں میں انجیل کے حکموں سے متفرق ہیں لیکن نجات کی نعمت کے باب میں جو دنیا کے آغاز سے اُسکے انجام تک ایک ہی طور سے مقرر ہوئی ہی کچھ بھی فرق نہیں پایا جاتا۔ ضرور تھا کہ مسیح موعود کے ظہور تک اُسکے ظاہر کرنیوالے مذہب کے قاعدے اُن قاعدوں سے متفرق ہوں ❊ جو اُسکے ظہور کے وقت کے بعد مقرر ہوں۔ یہہ فرق جو توریت اور انجیل کے احکام میں ضرور ہی اسکا ہم علانیہ اقرار کرتے ہیں۔ مگر ناظرین کو بخوبی لحاظ کرنا چاہئے کہ توریت کے قواعد جو ہوں سو ہوں پر یہہ بات بالکل یقینی ہی کہ اُس کتاب نے جو راہ نجات یہودیوں کے روبرو بتائی تھی سو قربانی اور خون بہانیکی راہ سے تھی۔ اسی طرح انجیل کے احکام جو ہوں سو ہوں پر یہہ بات البتہ برحق ہی کہ اُس کتاب میں جو راہ نجات بتلائی گئی ہی سو صرف قربانی اور خون بہانیکی راہ سے ہی۔ سوای محمدیو توریت و انجیل کے قواعد میں جو فرق ہی اُسکی بابت جھگڑا کرنا لاحاصل ہی کیونکہ ہم تو آپ اُن فرقوں کا صاف صاف اقرار کرتے ہیں۔ مگر خود اُنہیں کتابوں کی سند اور گواہی سے ہم یہہ بات قرار دیتے ہیں کہ موسیٰ کی کتابوں میں جو اصلی راہ نجات کی بتلائی گئی ہی اُسکے سوا دوسری کوئی راہ ابتداے دنیا سے نہیں ہوئی بلکہ آخر تک نہ ہوگی۔ اگر محمدی اپنی قوم کے فخر کی خاطر درد دلبت الٰہی گواہیوں کو رد کرکے گمراہی سے اپنے دل کو سخت کرلیویں تو اُنکو معلوم ہو کہ وے بغیر اسکے کہ وے جناب الٰہی میں نہایت قصوروار ٹھہریں یہہ حرکت نہیں کرسکتے۔ کیونکہ کُتبِ مُقدسہ میں جو راہ نجات کی ظاہر کی گئی ہی اُسکا انکار کرنے سے وے صرف خدا کو جھوٹا نہیں بتاتے باقی آئندہ

❊ مثلاً توریت میں مسیح کی آمد کو کھلانیوالے مذہب کی ظاہری علامت ختنہ تھا پر انجیل میں مسیحی مذہب کا ظاہری نشان بپتسمہ ہی پھر مسیح کے بتلانیوالے مذہب کا فرض یہی تھا کہ لوگ آنیوالے شفیع الٰہی پر اپنا ایمان ثابت کرنیکے لئے خون آلودہ قربانیاں گذرانیں مگر مسیحی مذہب کا حکم یہی ہی کہ جو شفیع الٰہی آچکا ہی سو اُسکی قربانی پر ایمان لاویں جو دنیا کے گناہ کی خاطر انجام کو پہونچ چکی ہی۔ پس ہر ایک کم فہم آدمی پر بھی ظاہر ہوگا کہ اگر مسیح کی آمد اور موت کے بعد رسم ختنہ اور خون آلودہ قربانیوں کا گذراننا موقوف نہوں تو ان رسموں کے جاری رکھنے سے اگلے مذہب کی گواہی کہ مسیح آنیوالا ہی البتہ جاری رہتی۔ یعنی یہہ کہ شفیع ابھی آیا نہیں اور نہ شفیع دنیا کے لئے مرا ہی لیکن گواہی نجات کی بابت پوری ہو چکی ہی ضرور تھا کہ مسیح کی وقت ظہور سے اگلے دکھلانیوالے مذہب کی رسم موقوف ہوں فقط

منقولات

ہندوستان کا حال

گردش گردون گرداں را ہمیں باشد خصال
ہر کمالے را زوالے ہر زوالے را کمال

ظاہر ہے کہ زمانہ ایک رنگ پر نہیں رہتا ابتدائے پیدائش عالم سے اسکا یہی دستور ہے کہ ہمیشہ چرخ کھاتا ہے نئے نئے انقلاب دکھاتا ہے دیکھو کبھی خزاں ہے کبھی بہار ہے گل کے پہلو میں خار ہے۔ اول بچہ پیدا ہوکر آغوش مادر یا کنار دایہ میں پلتا ہے پھر رفتہ رفتہ گھٹنوں چلتا ہے بعدہٗ جوانی اپنا رنگ دکھاتی ہے علم و ہنر کی تکمیل اور مال و دولت کی تحصیل سکھاتی ہے اسکے بعد موسم خزاں جس سے عالم ضعیفی مراد ہے ایسا دباتا ہے کہ وہ جوانی کا سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے اُسوقت دنیائے فانی کو ہیچ سمجھکر نہایت افسوس سے درد کا قول یاد آتا ہے +

رباعی

اے درد بہت کیا پر کیا ہے۔
دیکھا تو عجب جہان کا لیکھا ہے۔
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ۔
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہے

خلاصہ یہہ کہ زمانے کا یہی دستور ہے کمال کو زوال اور زوال کو کمال ضرور ہے +

کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ براعظم ایشیا خصوص ملک ہند مدت مدید سے کل روئے زمین کے ملکوں پر فائق تھا۔ ملک کی زرخیزی ذہن و عقل کی تیزی تمام عالم میں مشہور ہے صنعت و اختراع میں بھی یہاں کے باشندے کچھ کم نہ تھے یہہ خطہ علم و دولت کی کان تھا سیر چشمی اور عالی ہمتی میں گویا سارے روئے زمین کی جان تھا غیر ملک کے ہزاروں باشندے یہاں آتے تھے اور چند روز میں دولت سے مالا مال ہو جاتے تھے۔ یونانیوں کو اسی سرزمین کی بدولت علم و عقل کی دولت ہاتھ آئی۔ فارسیوں نے یہیں کے باشندوں سے شائستگی اور انسانیت پائی اہل انگلستان اسی ملک کی حکومت پاکر مالا مال اور فارغ البال ہوئے تاجران فرنگستان تجارت کے ذریعہ سے نہال ہوئے تاتاری غزنی غوری اسکو مال بے بہا اور دولت لا انتہا سمجھکر بارہا آتے رہے اور کروڑہا روپیہ لوٹ لے جاتے رہے غرضکہ جب تک ملک ہند جوان رہا خدا کے فضل و کرم سے سب طرح عمدگی و خوش اسلوبی کا سامان رہا عقل چست رہی تدبیر درست رہی جو کام کیا خیر و خوبی سے انجام ہوا جس بات پر متوجہ ہوئے اُسکو کرکے دکھا دیا۔ چونکہ ہر شئے کے واسطے ایک تعداد اور وقت بھی مقرر ہے لہذا ہزارہا سال کے بعد تقدیر نے گردش کھائی یعنے جوانی گئی اور پیری آئی جوبن ڈھل گیا آسمان کی گردش سے سارا کس بل نکل گیا۔ اب نہ وہ دولت ہے نہ مال ہے بیچارہ ہند پریشان حال مبتلائے ملال ہے لوگ مُنہہ آتے ہیں دشمن آنکھیں دکھاتے ہیں۔ وہی ملک جو ہزارہا سال تک عقل کا مخزن اور علم کا چشمہ تھا اب جہالت اور بے علمی کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے لوگ جو شاگرد بنکر اس سے علم حاصل کرتے تھے کلام طنز سناتے ہیں جاہل اور غیر مہذب بناتے ہیں۔ افسوس ہزار افسوس +

اب اسکے زوال کے چند وجوہات بھی بیان کئے جاتے ہیں باعث پریشانی معرض تحریر میں آتے ہیں +

اوّل یہہ کہ یہاں کے باشندے ہمیشہ سے آرام طلب و عیش پسند ہیں انکو کسی دور دراز ملک کا سفر کرنا تکلیف اُٹھانا گوارا نہیں ہوتا علاوہ ازیں ذات کی پابندی بھی اس امر کی مانع ہے یعنے غیر ملک میں جانے سے ایمان میں خلل آتا ہے جہاز پر سوار ہونا بلکہ کرم ناسا ندی کے اُس پار ہونا مذہب شکنی کا باعث سمجھا جاتا ہے پس اس صورت تجارت و جہاز رانی تو یکقلم مسدود ہو گئی اب فرمائے دولت حاصل ہو تو کیونکر ہو۔ رہی زراعت اُسکی بھی یہہ کیفیت ہے کہ مثل اہالیان یورپ یہاں کے لوگ پیشۂ زراعت کو بھی پسند نہیں کرتے +

صرف وہی لوگ جو کاشتکار کہلاتے ہیں اور ایک مدت سے اس کام کو کرتے چلے آتے ہیں بن تقدیر لکیر پیٹتے جاتے ہیں کمی علم کا اوّل سبب یہہ ہوا کہ اس ملک کے فاتحوں نے ہزارہا کتب ہنود کو جلا دیا دریا میں بہا دیا جو کہیں کہیں برائے نام باقی بھی رہیں اُن کو یہاں کے خوف زدہ مظلوموں نے ایسا گوشۂ زمین میں چھپایا کہ سور چا اور کیڑوں کے نذر کر دیا۔ ماورائے اسکے زمانۂ امن میں بھی ادھر حکام وقت نے کچھ پرسش اور قدر دانی نہ کی اُدھر اہل ہند کو کاہل الوجودی اور سستی کے سبب توجہ کامل نہ ہوئی + از وکیل ہندوستان

مراسلات

بقیہ اکل و شرب اہل کتاب سے جائز ہے

اور بروایت ابن عباس دخول اس آیہ کا ذبایح میں بحدیث مرسل

ہے اور یہہ قول انکا مثل ایک فتوی انکا ورلے خاص لکھے قیاسًا ہے پس حدیث رسول کی ہتے کیا ضرورت کہ قیاس پر عمل کیا جاوے اور تفسیر بالرای ہے یا حدیث کثیرہ مذموم ہے اور اگر قول ابن عباس ضرور واجب العمل ہے تو یہہ حلت متعہ کے بھی قائل ہیں جیسا کہ کشاف ونیشاپوری میں مرقوم ہے روایت نصاب الاحتساب کے اکل النبی مع الکافر حرۃ او مرتین حسلناہ لتالیف قلبہ علی الاسلام سے رائے مصنف کے ہے نہ حکم شرع اور بھی یہہ روایت غیر مسند ہے بغیر ملاحظہ اسناد کیا معلوم اور بر فرض صحت اسناد خبر واحد ہے مورث ظن ہے نہ موجب یقین اور یہی مخالف چند روایت مشہورہ کی ہے اول دعوت کرنا جناب رسول خداصلعم کا بروز اول دعوت اسلام کے جمیع اقران وقبایل قریش کو دوم رسول اللہ کا کھانا پینا رہنا بخانہ ابوطالب عم کے گھر میں چند سال تک بعد بعثت اور وہ کافر تھے بروایت صحیحین سوم عتبہ وعتیبہ پسران ابولہب شوہر اول حضرت رقیہ وکلثوم دختران نبی کا و زوجہ کانز وشوہر چہارم زن یہودیہ کا دعوت کرنا گوشت مسموم سے حدیبیہ میں اور آپکا تناول فرمانا پنجم ہجرت حضرت جعفر طیار بسوی نجاشی نصرانی اور چندی اقامت بماکل ومشارب سورہ مائدہ لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء اجلہ صفحہ ۲۰۷ تفسیر خطیب شربنی وغیرہ اسباب نزول میں اختلاف یہہ ہے کہ کسی نے موالات عند الحرب سے منع کیا کسی نے موالات فی الدین سے منع کیا اور ہدایہ و درمختار میں ہے کہ معاملات بیع وشری واجارہ ونکاح اہل کتاب سے جایز ہے اور معلوم ہے کہ یہود ونصاری بیشتر پیش آنحضرت بنظر مناظرہ ومباحثہ کے آیا کرتے تھے ومجالست وصحبت رہتی تھی اور صحابہ معاملات بیع وشری واجارہ برابر متوالیًا بلا نکیر واکراہ جاری رکھتے آئے اور بروایت بخاری موالات فی الدین بھی شامل اہل کتاب کے پایا جاتا ہے بخاری ۱۰ جلد عن ابی ہریرۃ قال کان اہل الکتاب یقرؤن التورات بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلعم لا تصدقوہم ولا تکذبوہم وقولوا امنا باللہ وبالیوم الآخر ۔ عن ابن عمر رض قال رسول اللہ بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اسے معلوم ہوا کہ روایات وتفاسیر کتب اہل کتاب سے نقل کرنا اور مسائل تورات وانجیل کا یہود ونصاری سے تحقیق کرنا جایز ہوا ہے پس یہہ امر بغیر شاگردی وکثرت صحبت وشدت مجالست ومحبت انسانی کی غیر مذہب کا توجہ ومحنت کرنا نا ممکن ہے پس موالات فی الدین بھی جایز ہوا ہاں موالات منہی عنہ وہ ہے کہ شدت الفت ومؤانست سے پاسداری وتائید کفر وامور غیر مشروع میں صادر نہ ہو سورہ توبہ انما المشرکون نجس صراح نجس پلید شدن تفسیر خطیب شربنی ۱ جلد صفحہ ۶۰۱ ای ذو نجس لان معہم الشرک الذی ہو بمنزلۃ النجس او انہم لا یتطہرون ولا یغتسلون النجاسات فہی ملابسۃ لہم او جعلوا کانہم النجاسات بعینہا مبالغۃ فی وصفہم فلا یقربوا المسجد الحرام ای لنجاستہم وانما نہی عن الاقتراب للمبالغۃ وجوز ابو حنیفۃ واہل الکوفۃ للمعاہد دخول الحرم القسم الثانی من بلاد الاسلام الحجاز فیجوز للکافر دخولہا بالاذن ولا یقیم فیہ اکثر من ثلثۃ ایام القسم الثالث سایر بلاد الاسلام یجوز للکافر ان یقیم فیہا بذمۃ او امان لکن لا یدخل المساجد الا باذن مسلم لحاجۃ بعد عامہم ہذا قال انا س یا اہل مکۃ ستعلمون ما تقتلون من اشد لانقطاع السبیل وفقد الحمولات وذالک لان اہل مکۃ کانت معایشہم من التجارات وکان المشرکون یاتون مکۃ بالطعام ویتجرون فلو امتنعوا من دخول الحرم خافوا الفقر وضیق المعاش فذکروا ذالک لرسول اللہ فانزل اللہ تعالیٰ و ان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ وبا معنے تفسیر معالم التنزیل بغوی ونیشاپوری وبیضاوی و کبیر رازی میں ہے تفسیر مدارک میں اسقدر زیادہ ہے کہ اہل کتاب قربانیاں گذرانتے اور مشرکین بتوں کی قربانی وندر وغیر مشروع گذرانتے تھے لہذا ممنوع از دخول ہوئے کہ یہہ فعل نامشروع سے باز رہیں اور باتفاق مفسرین ہی کہ نجاست سے کفر مراد ہے یعنے نجاست فی الاعتقاد اور بدن انکا باوجود کفر کے طیب وطاہر ہے چونکہ نجاست میں ملوث رہتے تھے اور عادی طہارت شرعیہ کی نہ تھے اور استعمال خمر وخوک کا کرتے تھے لہذا بنظر احتیاط ومبالغہ کے ممنوع دخول مسجد سے ہوئے ورنہ بصورت ظاہر رہنے اُن کی باوصف کفر کے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے اور علما ہند نے اس زمانہ کے فتاوے میں جو جا بجا تھے موالات ومواکلت میں استبداد واصراف کیا ہے اُسکا سبب یہی تنفر یہی ہے تا کہ کثرت معاشرت ومباشرت سے بقول الصحبۃ تاثر وتجربہ ثابت ہے باز رہیں کیونکہ عوام وجہال مسلمین صحبت اہل کتاب میں بے دین و بدمذہب نہ ہو جاویں یہہ حکم مصلحتًا ہے یا شاید تعصبًا و عنادًا ہو کہ بوجہ قلت ادراک وکم استعدادی کے علما زمانہ سمجھتے ہیں اور قرآن وحدیث سے بالکل ناواقف مثل ہنود کے معمول پوجاپاٹ کرلیا اور عند الحاجت مسئلہ ضروری پنڈت کے کہدینے پر عمل کرلیا کرتے

ہیں اور مصلحت شرعیہ سے مصلحت یہہ ہے کہ کثرت معاشرت میان علماء اسلام و اہل کتاب تکرار و مناظرہ کلامیہ ہوا کریگا لامحالہ نزد منصف و حق پسند اثر حقیقت اسلام اثر کرے اور تحقیق مسائل متنازعہ کا تصفیہ کامل ہوجاوے اور موانست انسانی باعث صلاح و فلاح امور دنیویہ اور دینیہ میں مفید ہوا اور ترقی علوم وفنون مسلمین میں روبہ تنزل نہوا اور بے تعصبی وانس واخلاق اسلامیہ باعث ہدایت و لینت قلوب غیر مذہب کا ہو چنانچہ آں حضرت و صحابہ کرام کا عدم تنفر و بے اکراہ کتب سیر سے خوب واضح ہے کہ روایت کعب الاحبار و عبد اللہ ابن سلام و بنا مسجد اقصیٰ بجائے بیت المقدس بحکم حضرت عمر بصلاح و تجویز اہل کتاب وقت فتح شام و تشریف بردے وقت تعمیر مسجد حضرت عمر رضہ بصلاح و تجویز اُنکا شام میں اور قصہ مباہلہ اہل نجران و قصہ سفر شام جناب رسول کا حین سفر شام و ملاقات بحیرا راہب سے اور تحمل کرنا باوجود قدرت واختیار کے نفاق منافقین مثل ابی سلول کے اور اسوقت میں مسلمین خاص و عام میں اُس وضع کی بے تعصبی اہل کتاب سے ہے جیسے طرح ہنود کو مسلمانوں سے یہہ عادت مسلمانوں کی بسبب سکونت بلاد ہند و اثر رواج ہنود کے پیدا ہوئی مثل معیوب جاننے نکاح ثانی زن بیوہ کا و تکلفات عرائس و باجہ و رقص زنان و ضرب دھل و نقارہ وغیرہ کے اور قاعدہ ہے کہ جو شخص پابند کسی عادات و دستورات کا ہو اور کبھی اُسنے یہہ کتاب دیکھی نہ فقیہ و محدث و مجتہد کی صحبت اُٹھائی یکبارا صلی حکم شرع کے قبول کرنے میں شاق و جبر گذرتا ہے حتی الوسع تاویلات بارادہ و اپنی تائید میں بیان کرینگے عام ہے اس سے کہ حق ہو یا ناحق خدا تو قرآن میں بار بار تاکید پر تاکید حوالہ توارات و زبور و انجیل کا ذکر کرے مگر مسلمانوں نے قرآن کو ایک پوتھی سمجھ لیا اور بغیر شغل یعنے اسکی صبح و شام تلاوت کر لینا باعث نجات و کلید جنت کے یقین کر لیا اور جب علما کا یہہ حال تب بیچارہ عوام کالانعام وہ جو اپنے اکابر کو دیکھیں گے انکے لئے وحی آسمانی ہے یہہ وہی علما ہیں کہ جنکے لئے قرآن میں مذمت وارد ہے انا کنا علی آثارھم لمقتدون یہہ علماء بندگان شکم ہیں نہ انکو خوف خدا اور نہ اُن کو پاسداری و احترام و خیر طلبی اسلام پس کلان تسبیح و ورد و وظیفہ و گھٹہ پیشانی و کرتہ آلات مکر و دام تزویر ہے کہ اس پیرایہ میں مال و زر لوٹتے بقول مولوی روم ہے ع اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ، پس بہر دستے نباید دست داد اچھا یہہ تو کوئی نکالے و بتلاوے کہ قرآن میں جہاں جہاں حوالہ توارات و زبور و انجیل کا ہے جناب مولانا صاحب بتلا دیویں کہ کس جگہہ پر توارات و انجیل میں ہے بجز اسکے کہ حیلہ کرکے ٹالدیں یا موہنہ چھپا کر چور کی طرح بھاگیں کا برقعہ اوڑھکر تخلیہ میں لاف ہیں اور اُدع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن ؎ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ، قل فاتوا بالتورات فاتلوھا ان کنتم صادقین اس حکم کو بالکل بھول گئے خدا نے ہمیشہ اہل کتاب سے مناظرہ کرنیکا حکم دیا ہے مگر نفس امارہ ان علما دنیا پرست کا ہیئت اسلام کو بگاڑے ہوئی ہے + فقط

خط

ایڈیٹر صاحب نورافشاں +

تسلیم ۔ مضمون ذیل بغرض اندراج اخبار گوہر بار نورافشاں ارسال خدمت شریف ہے ۔ بشرط پسند کسی طرف جگہہ دیکر اس خاکسار کو ممنون احسان کیجئے +

راقم ری گنہگار

سب انسان گنہگار ہیں

گناہ گناہ جو لوگ سمجھتے ہیں کیا ہے یہہ کہ حکم کا توڑنا ۔ جو خداوند نے ہمکو کرنے کو فرمایا ۔ اُسکو نہ کرنا ۔ اور جس کام کے نہ کرنے کو فرمایا اُسکو کرنا ۔ یہی گناہ ہے ۔ اس نافرمانی کی بنیاد جس سے سارے آدمی گنہگار ہوئے اور سب پر نافرمانی کا دھبہ لگ گیا ۔ ہمارے بابا آدم کی کمائی کا پھل ہے ۔ جب خالق نے آدم کو مخلوق کیا اور باغ عدن میں رکھا تب اُسکو فرمایا ۔ کہ فلانے درخت کا پھل نہ کھانا ۔ حقیقت میں اُس درخت کے پھل کی کچھہ تاثیر نہ تھی ۔ جسکو آدم کھا کر موت کا سزاوار ہوا ۔ اُس میں صرف یہی بھید تھا کہ خدا کے حکم کو توڑکر نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا گناہ ٹھہرا ۔ وہی کام جو حضرت آدم نے کیا ابھی تک اُسکی نسل کرتی جاتی ہے ۔ اور موت کی سزا اُٹھاتی چلی جاتی ہے +

اکثر لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جو پیغمبر یا رسول یا نبی خدا کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کو آتے ہیں بے گناہ ہوتے ہیں ۔ لیکن یہہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ جب خدا نے آدم کو پھل کے کھانے کو منع کیا تھا تو اُسکے ساتھ یہہ حکم تھا کہ جسدن تو یہہ پھل کھائیگا مر جائیگا ۔ پس معلوم ہوا کہ موت گناہ کا پھل ہے ۔ اسبات کا یقین ہم جبکر سکتے ہیں کہ رسول نبی گنہگار نہیں جب دیکھیں کہ انکو موت نہیں آئی مگر دیکھا جاتا ہے کہ سب پیغمبر وغیرہ اسی مٹی کا لقمہ ہوتے ہیں ۔ تو سب گنہگار و نافرمان ٹھہرے ۔ جو بچہ آج پیدا ہوا سو بھی گنہگار ہے کیونکہ موت اُسے بھی مارتی ہے ہر سمجھوں کی عقل اُس سے ہارتی ہے +

دنیا میں ہزار ہا مذہب ہیں بعضے تو مانتے ہیں کہ گناہ کی



سزا موت ہی جیسے اوپر بیان ہوا مگر بعضے تو یہہ بھی نہیں مانتے کہ گناہ کچھ ہی۔ صرف زمانہ کی گردش بتلاتے ہیں آدمی پیدا ہوتا ہی مرجاتا ہی۔ نہ کچھ گناہ ہی نہ موت۔ خصوصاً دو فریق جنکا عقیدہ عجیب ہی یعنے ایک ویدانتی دوسرا صوفی۔ ویدانتیوں کا عقیدہ ہی کہ نہ بدی ہی نہ نیکی۔ نہ سزا نہ جزا۔ ہم سب پرمیشور ہیں۔ سب کچھ برہم ہی۔ جو کام ہم کرتے ہیں پرمیشور کرتا ہی۔ کوئی سزا جزا دینیوالا نہیں۔ نہ جہنم ہی نہ بہشت +

صوفی ایک دوسرا فرقہ ہی جو قسمت کا قایل ہی۔ سواے پرمیشور اللہ کے کسی کو کچھ نہیں جانتے۔ کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے ہماری قسمت میں نیکی بدی لکھی گئی ہی۔ آدمی کا کچھ قصور نہیں اور نہ اُسکے اختیار میں ہی کہ نیکی کرے یا بدی جو کچھ ہوتا قسمت کے لکھے پر ہو جاتا ہی۔ ایسے ایسے بے بنیاد عقیدے ہیں۔ جنکی اصل ہوا پر ہی +

لیکن حق یہہ ہی جیسا کلام الٰہی سے ہمکو معلوم ہی کہ خدا نے انسان کو فعل مختار بنایا۔ اگر نیکی کریگا تو جزا کا سزاوار ہوگا اگر بدی کریگا تو اُسکی سزا ہوگیگا۔ اب تو بڑی مشکل پڑی۔ کہ جس حالت ہم گناہ ہی سے پیدا ہوئے۔ تو کہاں ممکن کہ ہم نیکی کر کے جزا کے اُمیدوار رہو ویں۔ بس ہمارا ٹھکانا تو جہنم ہوا۔ وہی ہمارا ٹھکانا ہوگا۔ کیونکہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ مثل مشہور ہی۔ بس ہم کیا کریں نجات پاویں۔ دیکھو خبردار ہو گھبراو مت۔ خداوند کا قول ہی اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی مانند سفید ہو جاوینگے اور ہرچند وے ارغوانی ہوں پر اون کی طرح اُجلے ہونگے۔ پر کس طرح اگر یوں ہی ہی تو بس ہم بچ گئے۔ نہیں نہیں اسطرح تمہارا بچاؤ نہ ہوگا وہ یوں فرماتا ہی۔ اُسکے بیٹے عیسیٰ مسیح کا لہو ہمکو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہی پس جو اسپر ایمان لاتا ہی بچ جائیگا۔ اور حیات ابدی کو حاصل کریگا۔ نہیں تو فی النار والسقر۔ اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں تو میری بے ایمانی کا چارہ کر میں تیرے سے دعا مانگتی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے +

اخبارات مُلکی و ولایتی

فصل کی علاقہ پنجاب میں یہہ صورت ہی۔ دہلی میں بارش ایک انچہ ہوئی۔ فصل کی حالت عمدہ ہی۔ شہر میں بیماری چیچک کی کم ہی۔ لیکن ضلع دہلی میں یہہ بیماری بہت پھیلتی جاتی ہی۔ حصار بارش۔ ۱ انچہ ہوئی بادل آسمان پر چھایا رہتا ہی تندرستی عموماً خوب ہی انبالہ۔ امرتسر۔ جالندھر۔ لاہور میں بھی خوب بارش ہوئی۔ فصل کی حالت عمدہ ہی اور تندرستی خوب ہی راولپنڈی میں بارش ایک انچہ ہوئی۔ بباعث ژالہ کی بارش کے فصل کو نقصان پہونچا۔ تندرستی عمدہ ہی ملتان میں بارش ہوتی ہی فصل اور تندرستی کی حالت عمدہ ہی۔ ڈیرہ غازیخان میں بارش ½ انچہ ہوئی فصل اور تندرستی خوب۔ جنوبی اضلاع پنجاب میں فصل اور تندرستی کی حالت عمدہ ہی +

علاقہ پنجاب میں چیچک کی بیماری ترقی پر ہی خصوصاً جالندھر امرتسر اور رہتک اور دہلی میں یہہ بیماری بہت ہی ۹۰۰ بچے اس بیماری سے فوت ہوئے +

سلطنت عثمانیہ کا اس جنگ میں بہت خرچ ہوا ہی اور یہہ خرچ ابھی دن بدن بڑھتا جاتا ہی۔ خزانہ میں اب روپیہ کی کمی ہی۔ اسواسطے گورنمنٹ نے بنک سے روپیہ طلب کیا مگر بنک میں بھی روپیہ کی کمی ہی اس واسطے ارادہ کیا گیا ہی کہ اگر روپیہ بطور قرضہ کے بمبئی یا ہندوستان کے کسی اور مقام سے ملے تو لینا چاہئے اور اسکے واسطے بہت کوشش ہو رہی ہی +

غلہ جو رپورٹ بابت غلہ وغیرہ کے طبع ہوئی اُس سے معلوم ہوا کہ بسبب جنگ روس کے ہندوستان کی تجارت غلہ ترقی پر ہی +

لنڈن۔ ۹۔ فروری۔ پارلیمنٹ میں مسٹر ایس ناٹھ کوٹ نے ظاہر کیا کہ جو جلسہ سلاطین یورپ کا ہوگا اُسمیں انگلنڈ کی طرف سے یہہ اصرار ہوگا کہ ابناے ڈارڈنیلز کھلی رہیں تاکہ ہندوستان کی آمدورفت میں کسیطرح کا خلل نہ آوے +

کلکتہ۔ ۹۔ فروری۔ آجکے گزٹ گورنمنٹ آف انڈیا میں مشتہر ہوا ہی کہ ایک کمیشن حسب الحکم صاحب سکرٹری آف سٹیٹ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۸۷۸ء اسواسطے مقرر ہوگی کہ دفعیہ قحط پر جو ہندوستان میں پڑتا رہتا ہی غور کرے +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۱۰۔ فروری۔ سرکار روس کی طرف سے خبر ہی کہ ہم انگلنڈ کی بحری فوج کے ڈارڈنیلز میں آنے سے خوش ہیں کیونکہ ہمکو یقین ہی کہ یہہ فوج ہماری معاونت کریگی اور شہر قسطنطنیہ میں کچھ ہنگامہ نہ ہونے دیگی +

لنڈن۔ ۱۱۔ فروری۔ کیپ گڈ ہوپ سے خبر آئی کہ خصر سرکائی کے ملک میں ۱۵ر جنوری ۱۸۷۸ء کو انگریزی فوج نے سرکش لوگوں پر فتح پائی +

اور بحری فوج انگلنڈ کے ڈارڈنیلز میں پہونچنے کی تا حال کوئی خبر نہیں آئی اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ جب فوج مذکور پہونچیگی تب روسی فوج قسطنطنیہ میں داخل ہوگی +

لنڈن۔ ۱۲۔ فروری۔ کل شب کو پارلیمنٹ میں ارکان کونسل نے سوالونکے جواب میں کہا کہ بحری فوج کے ڈارڈنیلز میں جانے سے کچھ مشکلات نظر آتی ہیں لیکن اُمید ہی کہ وہاں جانیکی اجازت ہو گئی ہی مگر تو بھی گورنمنٹ کا ارادہ مستحکم ہی کہ بحری فوج وہاں جاوے۔ آسٹریا اور اٹلی و فرانس نے بھی ڈارڈنیلز میں جانیکی اجازت مانگی ہی۔ پرنس گورچکاف نے بذریعہ تار برقی تمام ممالک

میں یہہ خبر مشتہر کی کہ ابھی جہاز انگلستان کے دارڈنیلز میں آنیوالے ہیں اسواسطے ہم اپنی فوج کو قسطنطنیہ میں داخل کرینگے +

شاہ ایران اخیر مارچ تک طہران سے یورپ کو روانہ ہونگے انکا ارادہ ہے کہ فرانس اور جرمنی میں ایک ایک ماہ تک رہیں۔ فرانس اور جرمنی کی تیار شاہ ایران کو پسند ہیں۔ بعدازاں شاہ موصوف انگلستان اسپین۔ اسٹریا۔ اٹلی۔ مصر وغیرہ کا سیر کرینگے اور مکہ معظمہ کا حج کر کے پھر طہران کو آوینگے +

خبر ہے کہ روسیوں نے پانچ گانوں متصل ارض روم کے اور فتح کئے ہیں۔ رومی فوج کو ابھی دو ایک راستہ سے خوراک پہونچ سکتی ہے اور باطوم کا راستہ بالکل جاری ہے +

قندہار میں فوج کا جمع ہونا تصدیق ہوگیا ہے وہ مقام ہے کہ جس مقام میں فوج کا جمع ہونا نہایت مناسب ہے۔ نہیں معلوم کہ یہہ فوج روس یا گورنمنٹ انگریزی کے روکنے کیواسطے جمع کی گئی ہے جسکا جواب یہی ہوگا کہ اگر گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے اسیطرح کی بےپروائی رہی تو امیر روس کے ساتھ کچھ نہ کچھ بندوبست کریگا +

لودیانہ

بے موسم اور بے ضرورت بارش اتوار کے روز دل کھولکر ہوگئی کاشتکاروں کا بیان ہے کہ یہہ بارش زراعت کو مضر ہے۔ چھہ سات منٹ تک ژالہ باری بھی رہی مگر خیریت گذری +

سردی جاتی جاتی ہاتھہ پیر مار رہی ہے جسکے طفیل زکام کی شکایت زیادہ ہو رہی ہے +

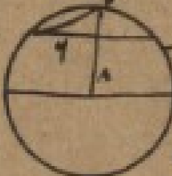
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ میں مصروف ہیں +

حل سوالات علم ریاضی

مہتمم نورافشاں پادری کیلسو صاحب سلامت۔

بندہ نے چند سوالات کو نور مطبوعہ ۲ فروری ۱۸۷۳ع صفحہ ۴۲ کالم اول میں حل طلب دیکھے سو انکا حل ارسال خدمت اشرف میں بامید درج اخبار نورافشاں بھیجتا ہوں +

(۱) ایک درخت تالاب میں پانی سے دو گز بلند تھا۔ اتفاقاً آندھی سے جہاں قایم تھا۔ وہاں سے جھککر چھہ گز کے فاصلہ پر سطح پانی سے جا ملا۔ تو بتاؤ کہ پانی میں کس قدر تھا اور کل درخت کس قدر



دو گز کا مربع + چھہ گز کا مربع برابر ہوگا مربع اُس خط مستقیم کے جو چوٹی درخت اور مقام پانی سے جا ملنے کے درمیان کھینچا جاوے یعنے ۳۶ + ۴ = ۴۰ اب ۴۰ کو ۲ پر تقسیم کرو تو دوگنا کل درخت کا یعنے قطر دایرہ معلوم ہوگا یعنے ۲۰ اور ۲۰ ÷ ۲ = کل درخت یعنے ۱۰ گز کل درخت تھا ۱۰ - ۲ = ۸ گز درخت پانی میں تھا اگر اسکا ثبوت چاہو تو دوسرے مقالہ اقلیدس کی تیسری شکل اور تیسرے مقالہ کی ۳۵ شکلوں کو دیکھو۔ اور ایک ثبوت میں دیتا ہوں اُسکو خود سمجھو۔ وہ یہہ ہے $۶^۲ + ۸^۲ = ۱۰^۲ = ۳۶ + ۶۴ = ۱۰۰$

(۲) ایک آدمی سے ہمنے اقرار کیا کہ مہینے بھر کی نوکری میں چالیس روپیہ دینگے لیکن جب دس روز کے بعد اُسنے کام میں کچھ چستی کی تو ہمنے اول طلب کی ایک چوتھائی زیادہ کر دی تو بتاؤ کہ ایام معہودہ سے ہم اُسکو کتنے روز کم نوکر رکھیں کہ وہ طلب اسکے کام کو کفایت کرے +

حل ۳۰ دن کی طلب ۴۰ روپیہ تو دس دن کی کیا ہوگی

۳۰ : ۱۰ :: ۴۰ : ۱۳ روپیہ ۵ رہ ۴ پائی

۳۰ دنکی طلب ۵۰ روپیہ تو ۲۰ دن کی کیا ہوگی

۳۰ : ۲۰ :: ۵۰ : ۳۳ روپیہ ۵ رہ ۴ پائی انکا مجموعہ برابر ہے

۴۶ روپیہ ۱۰ رہ ۸ پائی۔

$\frac{۴۰}{۶} - \frac{۱۰}{۱۰} - \frac{۸}{}$

اس میں سے تفریق کیا ۴۰ روپیہ تاکہ معلوم ہو کہ کس قدر زیادہ ہے۔

$\frac{۵۰}{۳۰}$ روپیہ کتنے دنوں کی طلب ہوگی جبکہ ۶ دن کی طلب ۶ روپیہ ۵ رہ ۴ پائی ہوئی۔

$\frac{۵۰}{۳۰}$: ۳۰ :: ۶ : ۴ دن بس (۳۰ - ۴) دن + ۱۰ دن = ۲۶ دن کے کہ جس میں اُسکو نوکر رکھنا ہے۔ ۲۰ دن کی طلب میں سے ۴ دن کی طلب کو تفریق کیا تو باقی ۲۶ - ۱۰ - ۸ پائی اسمیں ملاؤ ۱۰ دن کی طلب ۱۳ - ۵ رہ ۴ پائی جسکا مجموعہ برابر ہوا ۴۰ روپیہ کے۔

(۳) ایک شخص کے ۳ فرزند تھے اور نو گائے ہر ایک گائے دوسری سے ایک سیر دودہ زیادہ دیتی ہے یعنے پہلی ایک سیر دوسری دو علے ہذالقیاس پس اگر شخص مذکور برابر برابر سیر کی گائے تقسیم کرے تو کتنے کتنے سیر والی گائے ہر ایک کو دیگا۔ یعنے گائے بھی تین ہوں اور دودہ بھی برابر ہو

۱	۲	۳
۵	۶	۴
۹	۷	۸
۱۵	۱۵	۱۵

ایک لڑکے کو ایک سیر والی اور ۵ سیر اور ۹ سیر والی گائے دیگا۔ دوسرے کو ۲ سیر اور ۶ سیر اور ۷ سیر والی گائے دیگا۔ تیسرے کو تین سیر اور ۴ سیر اور ۸ سیر والی گائے دیگا تو ہر ایک کو تین تین گائے اور ۱۵ سیر دودہ ملیگا +

(۴) چار نو کو اسطرح پر لکھو کہ سو مراد ہو۔

حل $۹۹\frac{۹}{۹} = ۱۰۰$ چار نو ہیں لیکن سو کے برابر ہیں۔

راقم
تھامس چارلس مس ریاضی مشن ہائی اسکول لودیانہ